Dr. Shahnaz Ara.
Deptt of Urdu.
Dr. L.K.V.D. College

(۲)

گزرا ہوا زمانہ کا خلاصہ

سرسید نے یہ اصلاحی مضمون افسانوی انداز میں لکھا ہے۔ اس میں
ایک ایسے بوڑھے شخص کا واقعہ بیان کیا گیا ہے۔ جو عمر کے
آخری دور میں ایک خواب دیکھتا ہے کہ وہ اپنے گھر میں اکیلا ہے
رات ڈراونی اور اندھیری ہے۔ بجلی کڑک رہی اور بڑے زور سے
آندھی چل رہی ہے۔ وہ بوڑھا شخص اس وقت انتہائی غم زدہ
ہے۔ اسے اس بات کا غم نہیں کہ وہ اس وقت بوڑھا اور اکیلا ہے
اس کا غم یہ ہے کہ اسے گزرا ہوا زمانہ یاد آ رہا ہے۔ جس میں
اپنا قیمتی وقت ضائع کیا۔

لڑکپن کے بعد جوانی کا زمانہ آتا ہے۔ اس کا مستقبل
جسم جوش اور خوشی سے بھری زندگی تھی۔ اس وقت ماں باپ
اسے نیک۔

برس کی اخیر رات کو ایک بڈھا اپنے اندھیرے گھر میں
اکیلا بیٹھا ہے۔ رات بھی ڈراونی اور اندھیری

ہے گھٹا چھائی ہے۔ بجلی تڑپ رہی ہے۔ شور ہو رہا ہے۔ آندھی
بڑے زور سے چل رہی ہے دل کانپتا ہے، اور دم گھبراتا ہے
بڑھیا نہایت غمگین ہے۔ مگر اس کا غم نہ اندھیرے کو ہے نہ آندھی
پن پر اور نہ اندھیری رات اور بجلی کی کڑک اور آندھی کی گونج پر
اور نہ برسات کی اندھیری رات پر وہ اپنے پچھلے زمانے کو یاد کرتی
اور جتنا زیادہ یاد آتا ہے اتنا ہی زیادہ اس کا غم بڑھتا ہے
ہاتھوں سے ڈھکے ہوئے منہ پر آنکھوں سے آنسو بھی بہتے
جاتے ہیں۔ پچھلا زمانہ اس کی آنکھوں کے سامنے پھرتا ہے۔ ایک وہ
اس کو یاد آتا ہے۔ جب کہ اس کو کسی چیز کا غم اور کسی بات کی
فکر دل میں نہ تھی۔ دو پیسے، اشرفی کے بدلے دیوتی اور مٹھائی اچھی
لگتی تھی۔ سارا گھر ماں باپ بھائی بہن اس کو پیار کرتے تھے
پڑھنے کے لئے چھٹی کا وقت جلد آنے کی خوشی میں کٹتا ہیں بدل

میں پہلے مکتب میں چلا جاتا تھا۔ مکتب کا خیال آتے ہی اس

کو اپنے ہم مکتب یاد آتے تھے۔ پڑھنے کے لئے چھٹی کا وقت جلد

آنے کی خوشی میں کتابیں بغل میں لیے مکتب میں جلد جاتا تھا۔

مکتب کا خیال آتے ہی اس کو اپنے ہم مکتب یاد آتے تھے وہ زیادہ

غمگین اور بے اختیار چلا اٹھتا تھا" ہائے وقت یا وقت گزرے

ہوئے زمانے افسوس کہ میں نے مجھے بہت دیر میں یاد کیا

آخر میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ یہ مضمون سر سید

احمد خان کا سبق آموز کہانی ہے۔

Shahnaj Ara.